ڈجیٹل دور میں اسلامی معیشت پر گورنر اسٹیٹ بینک کا اہم خطاب

تعمیل کے فریم ورک میں جدت طرازی

چھٹی البرکہ فورم علاقائی کانفرنس، 19 جنوری 2026ء

پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، کراچی

محترم جناب یوسف حسن خلاوی

سیکریٹری جنرل اسلامک چیمبر آف کامرس اینڈ ڈویلپمنٹ

بینکوں اور کارپوریٹ شعبے کے صدور اور سی ای اوز

کاروباری برادری کے اراکین، شریعہ اسکالرز

معزز مہمانان۔ خواتین و حضرات!

السلام علیکم اور سہ پہر بخیر!

یہ میرے لیے بے حد خوشی کی بات ہے کہ آج میں آپ کے ساتھ البرکہ فورم کی چھٹی علاقائی کانفرنس میں شریک ہوں، جس کا اہتمام اسلامی چیمبر آف کامرس اینڈ ڈیویلپمنٹ اور البرکہ فورم نے کیا ہے۔ آج کی کانفرنس ایک روایت کا تسلسل ہے اور یہ منتظمین کے اس عزم کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ وسیع تر معاشی اور اسلامی مالی منظرنامے کے حوالے سے آج کے چیلنجوں اور مواقع پر مکالمے کو فروغ دے رہے ہیں۔ میں جناب یوسف حسن خلاوی، سیکریٹری جنرل اسلامی چیمبر آف کامرس اینڈ ڈویلپمنٹ اور جناب عاطف حنیف، سی ای او البرکہ بینک پاکستان کی کاوشوں کو سراہتا ہوں جن کی بدولت یہ تقریب پاکستان میں سالانہ بنیادوں پر باقاعدہ منعقد کی جا رہی ہے۔

خواتین و حضرات!

عالمی مالی نظام تاریخ کی سب سے گہری اور ہمہ گیر تبدیلیوں کے دور سے گزر رہا ہے۔ فوری ادائیگی کے پلیٹ فارمز، تقسیم شدہ Ledgers اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) اب محض نظری تصورات نہیں رہے بلکہ جدید مالی نظام کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ آج دنیا کے 70 فیصد سے زائد افراد کم از کم ایک ڈجیٹل مالی خدمت ضرور استعمال کرتے ہیں، جبکہ 80 فیصد سے زائد افراد کا ارادہ ہے کہ وہ ڈجیٹل بینکاری پر منتقل ہو جائیں گے۔ یہ صورت حال بتاتی

ہے کہ صارفین کے رویوں اور توقعات میں بڑی اور واضح تبدیلی آئی ہے۔ لہٰذا، اب کوئی مالی ادارہ اپنی مضبوط اور قابلِ توسیع (scalable) ڈجیٹل موجودگی کے بغیر نہ تو پائیدار ترقی حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنی موجودہ حیثیت برقرار رکھ سکتا ہے۔

اسلامی مالیات ایک منفرد خصوصیت کے ساتھ ڈجیٹل دور میں داخل ہو رہی ہے۔ اسلامی مالیات کی بنیاد عدل، شفافیت اور خطرے میں شراکت داری جیسے آسمانی اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ اسلامی مالیات کی سرگرمیوں کو مقاصدِ شریعت کی رہنمائی میں حقیقی معیشت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑنا چاہیے۔ یہ کام انصاف، شفافیت اور مشترکہ خوشحالی پر کسی قسم کا سمجھوتہ کیے بغیر انجام دیا جانا چاہیے۔ مثالی حالات میں اسلامی مالیات محض لین دین کا ایک بے ربط مجموعہ نہیں ہے۔ یہ محض مختلف پیمانوں والی روایتی بینکاری بھی نہیں ہے، بلکہ شمولیت پر مبنی نظام تشکیل دینے کی سوچی سمجھی کوشش ہے۔ ایسا نظام جو چند افراد کے بجائے بڑے پیمانے پر عوام کی متنوع مالی ضروریات کو پورا کر سکے۔

اس حوالے سے، میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ڈجیٹل جدت طرازی اپنانا بذاتِ خود کوئی مقصد نہیں، بلکہ یہ وسیع تر سماجی و اقتصادی مقاصد کی تکمیل کا ایک ذریعہ ہے۔ اسلامی مالیات نیز مالی خدمات کی پوری صنعت میں ٹیکنالوجی کو اپنانے سے مالی شمولیت میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس سے لاگتوں میں کمی آسکتی ہے، جغرافیائی رکاوٹیں دور کی جا سکتی ہیں، اور چھوٹے کاروباری اداروں، کاشت کاروں اور خواتین انٹرپرینیورز کے لیے مالی رسائی کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ یہ ہماری معیشت کے وہ زمرے ہیں جو ماضی میں باضابطہ نظام سے باہر رہے۔

خواتین و حضرات!

حکومت اور اسٹیٹ بینک کا مقصد ملک کو ڈجیٹل طور پر فعال معیشت بنانا ہے؛ ایک ایسی معیشت جہاں لوگ، کاروباری اور سرکاری ادارے ڈجیٹل ذرائع سے محفوظ اور بااعتماد لین دین کر سکیں۔ ڈجیٹلائزیشن کی بے پناہ صلاحیت اور مالی نظام میں اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک کے وژن 2028ء میں ڈجیٹل ادائیگیوں کے نظام کو بہتر بنانے اور بینکاری صنعت کو شریعت سے ہم آہنگی کی جانب لے جانے کی اسٹریٹجک رہنمائی موجود ہے۔ ڈجیٹل مالی خدمات کے حوالے سے، اسٹیٹ بینک اپنے قواعد و ضوابط کو مسلسل اپ ڈیٹ کر رہا ہے اور ملک میں تیز، محفوظ اور قابل اعتماد ڈجیٹل ادائیگیوں کے انفرااسٹرکچر پر کام کر رہا ہے۔ فوری ڈجیٹل ادائیگیوں کی معاونت کے لیے اسٹیٹ بینک نے 2021ء میں ’راست‘ متعارف کرایا، جو پاکستان کا فوری ادائیگیوں کا نظام ہے۔ ’راست‘ ہموار، سستا اور محفوظ مالی لین دین ممکن بناتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی توسیع، اور انٹرنیٹ پر چلنے والے پلیٹ فارمز کی صارفین میں مستحکم مقبولیت کے نتیجے میں، قومی ادائیگیوں کے ایکو سسٹم کو حال میں نمایاں پیش رفت ملی ہے۔ موبائل بینکنگ ایپس—جن میں بینک، برانچ لیس بینکنگ والٹس، اور ای ایم آئیز شامل ہیں—نمو کی اہم محرک رہی ہیں، جو مجموعی ڈیجیٹل ریٹیل ٹرانزیکشنز کا تقریباً 78 فیصد ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے یہ یقینی بنایا ہے کہ ادائیگیوں کا انفراسٹرکچر مستحکم ہو اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ہو۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ 2022ء میں متعارف کرائے گئے ڈیجیٹل بینکوں کے لائسنسنگ فریم ورک کے تحت پانچ اداروں کو اصولی منظوری دی گئی تھی؛ ایک ڈیجیٹل بینک نے پہلے ہی اسلامی آپریشنز کا آغاز کر دیا ہے، جبکہ ایک اور پائلٹ مرحلے میں ہے—یہ پیش رفت ملک میں شریعت سے ہم آہنگ ڈیجیٹل فنانس میں ایک نئے باب کا آغاز ہے۔

'راست'، آسان موبائل اکاؤنٹس (اے ایم اے)، ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ، اور ڈیجیٹل بینکوں کو لائسنس کے اجرا جیسے اقدامات نے بحیثیتِ مجموعی رسمی مالی خدمات تک عوام کی رسائی کو بڑھایا ہے، جبکہ مالی شعبے کی مجموعی کارکردگی اور شفافیت کو بھی بہتر بنایا ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ قومی مالی شمولیتی حکمت عملیوں کے تحت پاکستان نے نمایاں پیش رفت کی ہے۔ اور اسلامی بینکوں نے اس میں حوصلہ افزا اہم کردار ادا کیا، جس سے ہمیں ان اہداف کو حاصل کرنے میں مدد ملی ہے۔

خواتین و حضرات!

اگرچہ ڈیجیٹل جدت طرازی خاصے حوصلہ افزا مواقع لاتی ہے، تاہم ایسے پیچیدہ چیلنج بھی سامنے آتے ہیں جن کو احتیاط سے عبور کرنا ضروری ہے۔ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر پر زیادہ انحصار سے سائبر سیکیورٹی خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیٹا پرائیویسی کی خلاف ورزی، اور صارفین کے تحفظ اور آپریشنل مضبوطی کو لاحق خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ یہ خطرہ بھی موجود ہے کہ ٹیکنالوجی رفتار اور حجم کو ترجیح دیتے ہوئے محض روایتی مالی ماڈلز کو ڈیجیٹل شکل میں دہرائے، جبکہ شریعہ کے اصولوں یعنی مواد اور تعمیل کو نظر انداز کر دے۔

ان خطرات کو کم کرنے کے لیے مالی اداروں کو محض رسمی تعمیل سے آگے بڑھنا ہوگا۔ ان کے پاس ڈیٹا کے تحفظ کے لیے مضبوط فریم ورک ہونا چاہیے اور اعلیٰ ترین ضوابطی معیارات کی پاسداری کرنی چاہیے۔ مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے کیے گئے فیصلوں پر انسانی نگرانی لازمی ہے، خاص طور پر قرضوں کی منظوری اور صارفین کی ضروری مستعدی جیسے حساس شعبوں میں۔ مزید برآں، اسلامی مالی اداروں کے لیے شریعہ اسکالرز، ضابطہ کار، فِن ٹیک کمپنیوں اور سب سے اہم، صارفین کے درمیان مسلسل رابطہ ضروری ہے۔ ان اجتماعی کوششوں ہی سے ڈیجیٹل جدت طرازی کو ذمہ دار اور اسلامی مالیات کی اقدار سے ہم آہنگ رکھا جا سکتا ہے۔

خواتین وحضرات،

اپنے خطاب کے آخر میں، میں اس بات پر زور دینا چاہوں گا کہ ڈیجیٹل دور اسلامی مالیات کی صنعت کو ایک اور موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ پھلے پھولے، اور معیشت اور ہمارے عوام کی ترقی و بہتری میں اپنا حصہ ڈالے۔ میں اس صنعت کو اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کی ترغیب دلاتا ہوں:

سب سے پہلے، اسلامی مالیات کی صنعت کو ملک میں ڈیجیٹلائزیشن کی رفتار سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے اور مالی شمولیت کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کے لیے اسے استعمال کرنا چاہیے۔ اسلامی مالیات خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز)، زرعی شعبے، اور خواتین کی زیرِ قیادت اداروں کے لیے جدت پسندانہ اور عملی حل فراہم کرسکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے اسلامی بینکاری اداروں کو اسٹریٹجک شراکت داری مزید گہری کرنا ہوگی۔ دیگر بینکوں، فن ٹیک کمپنیوں، آئی ٹی کمپنیوں اور خدمات فراہم کنندگان کے ساتھ تعاون اب اختیاری نہیں بلکہ ضروری ہوچکا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی بینکاری صنعت کو ڈیجیٹل دور میں آگے بڑھنے کے دوران صارفین کی سہولت کو مرکزی حیثیت دینی چاہیے۔ یہ توجہ اور سہولت کا معیار صارف کو آن بورڈ لینے سے آخری مرحلے تک برقرار رہنا چاہیے۔ اس ضمن میں اداروں کو چاہیے کہ وہ اسلامی مالیات کی بنیادی اقدار سے رہنمائی لیں۔ مقاصدِ شریعت—انصاف، شفافیت، اور خطرے میں شراکت—صارف کے ساتھ ہر رابطے کی بنیاد ہونے چاہئیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ مضبوط انسانی وسائل کے بغیر مذکورہ بالا مقاصد حاصل نہیں کیے جاسکتے۔ مستقبل میں ہمیں ڈیجیٹل طور پر فعال رہنا ہے تو اس کے لیے ہمیں ایسی افرادی قوت درکار ہے جو تمام ضروری مہارتوں سے لیس ہو اور دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھال سکے۔ افرادی قوت کی استعداد اور مہارتوں میں مسلسل اضافے پر سرمایہ لگانا اب ناگزیر ہوچکا ہے۔ اسلامی بینکنگ انڈسٹری کو آنے والے کل کے ڈیجیٹل تقاضوں کے لیے اپنی افرادی قوت کو آج ہی تیار کرنا ہوگا۔

آخر میں، میں بینکنگ انڈسٹری پر زور دینا چاہتا ہوں کہ وہ چیمبرز آف کامرس اور تجارتی انجمنوں کے ساتھ اپنے روابط مستحکم کرے۔ باہمی اشتراک بڑھا کر تجارت، سرمایہ کاری اور کاروبار کے نئے مواقع پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ یہ اشتراک مقامی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر ہوسکتا ہے۔ آئی سی سی ڈی جیسے پلیٹ فارم اِن روابط کو بڑھانے اور اُن کے اثرات کو وسیع تر کرنے کا موثر ذریعہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو یقینی بنانا بطور ریگولیٹرز، شریعہ اسکالرز، انڈسٹری لیڈرز اور انوویٹرز، ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ٹیکنالوجی میں ہونے والی ترقی سے انصاف، شمولیت، اور سماجی بہبود جیسے وسیع تر مقاصد پورے ہوں۔ یہ لمحہ پاکستان کے لیے ایک موقع ہے کہ وہ اپنے مالی نظام کو نہ صرف جدید بنائے بلکہ یہ بھی ثابت کرے کہ اسلامی فنانس تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی معیشت میں قابلِ اعتماد، قابلِ توسیع اور اصولوں پر مبنی حل پیش کر سکتا ہے۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان، ذمہ دارانہ جدت طرازی سے تعاون جاری رکھنے کے لیے پرُعزم ہے۔ ایسی جدت طرازی، جو مالی استحکام کو تقویت دے اور شرعی اصولوں کی پاسداری کرے۔ آیئے، اس کانفرنس کے توسط سے ہم باتوں سے آگے بڑھ کر مدبرانہ عملی اقدامات کی جانب بڑھیں، تاکہ ڈجیٹلائزیشن کے ثمرات سے فائدہ اٹھاسکیں اور دیانت داری اور بامقصد طریقے سے انسانیت کی خدمت کر سکیں۔

اس کے ساتھ، میں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت دیا۔ امید ہے کہ ملک میں اسلامی بینکنگ کے مستقبل کی راہ متعین کرنے میں آپ کے ساتھ رابطوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔

آپ سب کی توجہ کا شکریہ۔

****